السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عبداللہ بن معسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ :

((اِنَ الرُقی والتَّمَائمَ والتَّولۃ شِرک))

جنتر، منتر، تعویذ اور گنڈا شرک ہے۔

اورجابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک ماموں تھا جو بچھو کے کاٹے کے لیے.جھاڑ پھونک کیا کرتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے.جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا : ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !آپ نے.جھاڑ پھونک سے منع فرمایا ہے جبکہ میں بچھو کے کاٹے کا.جھاڑ پھونک (دم) کرتا ہوں ''تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''اگر کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، تو اسے وہ کام کرنا چاہیئے''۔

.جھاڑ پھونک کے بارے میں ایک حدیث ممانعت کی ہے دوسری جواز کی۔ ان دونوں میں تطبیق کی کیا صورت ہے؟ اگر کوئی بیمار شخص اپنے سینے پر قرآن کی آیات والا تعویذ لٹکائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس.جھاڑ پھونک سے منع کیا گیا ہے وہ وہ ہے جس میں شرک ہو یا غیر اللہ سے توسل ہو، یا اس کے الفاظ مجہول ہوں جن کی سمجھ نہ آسکے۔

رہا کسی ڈسے ہوئے آدمی کو دم.جھاڑ کرنے کا مسئلہ تو یہ جائز ہی اور شفاء کا بڑا ذریعہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

((لا بَأسَ بالرُقیٰ مَالَم تَکُن شرکا))

''جس دم.جھاڑ میں شرک نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں''

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَنِ استطَاعَ أن یَنفعَ أخاہ فَلْیَنفَعْہ))

''جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو اسے وہ کام کرنا چاہیے''

ان دونوں احادیث کی مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((لارُقیة اِلا من عینِ أوحُمَة))

''دم.جھاڑ نظر بد اور بخار کے لیے ہی ہوتا ہے''

جس کا معنی یہ ہے کہ ان دو باتوں میں ہی دم.جھاڑ بہتر اور شفا بخش ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دم.جھاڑ کیا بھی ہے اور کرایا بھی ہے

رہا دم.جھاڑ یا تعویذ کو مریضوں اور بچوں کے گلے میں لٹکانا تو یہ جائز نہیں۔ ایسے لٹکائے ہوئے تعویذ کو تمائم بھی کہتے ہیں اور حروز اور جوامع بھی۔ اور حق بات یہ ہے کہ یہ حرام اور شرک کی اقسام میں سے ایک قسم ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((مَن تعَلَّق تمیمة فلاأَتَمَ اللّٰہُ لہ، ومَن تعَلَّق وَدعة فلَاوَدَعَ اللّٰہُ لہ۔))

''جس شخص نے تعویذ لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کا بچاؤ نہیں کرے گا اور جس نے گھونگا باندھا وہ اللہ کی حفاظت میں نہ رہا''

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَن تعَلّق تمیمة فقد أشرکَ))

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا''

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((إنَ الرُّقی وَالتَّمَائمَ والتوَلِیة شِرکٌ))

''دم جھاڑ، تعویذ اور گنڈا شرک ہے

ایسے تعویذ جن میں قرآنی آیات یا مباح دعائیں ہوں ان کے بارے علماء کا اختلاف ہے کہ آیا وہ حرام ہیں یا نہیں؟ اور راہ صواب یہی ہے کہ وہ دو وجوہ کی بنا پر حرام ہیں۔

ایک وجہ تو مذکورہ احادیث کی عمومت ہے کیونکہ یہ احادیث قرآنی اور غیر قرآنی ہر طرح کے تعویذوں کے لیے عام ہیں۔

اور دوسری وجہ شرک کا سدباب ہے کیونکہ جب قرآنی تعویذوں کو مباح قرار دے جائے تو ان میں دوسرے بھی شامل ہو کر معاملہ کو مشتبہ بنا دیں گے اور ان سے مشرک کا دروازہ کھل جائے گا۔ جبکہ یہ بات معلوم ہے کہ جو ذرائع شرک یا معاصی تک پہنچانے والے ہوں ان کا سدباب شریعت کے بڑے قواعد میں سے ایک قاعدہ ہے اور توفیق تو اللہ ہی سے ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 32

محدث فتویٰ